رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل

قادیان

روزنامہ

THE, DAILY

ALFAZLQADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۷ مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۲۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ مئی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کل سارا دن ناساز رہی۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری جھنگ مذہبی کانفرنس میں شمولیت کے لئے۔ مہاشہ محمد عمر صاحب موگا۔ اور مولوی محمد یار صاحب عارف ہانسی ضلع حصار بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے۔

چونکہ منارۃ المسیح کا پلستر سیاہ ہی بالکل ہو گیا تھا۔ اور بعض مقامات سے اتر بھی گیا تھا۔ اس لئے نیا پلستر لگانے کا کام شروع کیا گیا ہے۔

آج صبح چوہدری عبدالمجید صاحب بی اے (آنرز) نائب ایڈیٹر الفضل کے مکان کی بنیاد حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے محلہ دارالانوار میں رکھی اور دعا فرمائی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص کسی گناہ میں گرفتار ہے۔ وہ ہنوز خدا پر ہرگز ایمان نہیں لایا

"اگر درحقیقت خدا موجود ہے۔ اور اس کی ذات کی قسم کر درحقیقت وہ موجود ہے۔ تو یہ اس کا کام ہے۔ کہ وہ بندوں پر اپنے تئیں ظاہر کرے۔ اور انسان جو محض اپنی اٹکلوں سے خیال کرتا ہے۔ کہ اس جہان کا ایک خدا ہے۔ وہ اٹکلیں سچی تسلی دینے کے لئے کافی نہیں۔ اور جیسا کہ ایک محجوب ان روپوں پر بھروسہ کرتا ہے۔ جو اس کے صندوق میں بند ہیں۔ اور اس زمین پر جو اس کے قبضہ میں ہے۔ اور ان باغات پر جو ہمیشہ صدہا روپیہ کی آمدنی نکالتے ہیں۔ اور ان لائق بیٹوں پر جو بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز ہیں۔ اور ماہ بماہ اپنے باپ کی ہزارہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں۔ وہ محجوب ایسا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس کا کیا سبب ہے یہی سبب ہے۔ کہ اس پر حقیقی ایمان نہیں۔ ایسا ہی ایک غافل جیسا کہ طاعون سے ڈرتا ہے اور اس گاؤں میں داخل نہیں ہوتا۔ جو طاعون سے ہلاک ہو رہا ہے۔ اور جیسا کہ وہ سانپ سے ڈرتا ہے۔ اور اس سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ جس میں سانپ ہو یا سانپ ہونے کا گمان ہو۔ اور جیسا کہ وہ شیر سے ڈرتا ہے۔ اور اس بن میں داخل نہیں ہوتا جس میں شیر ہو۔ ایسا ہی وہ خدا سے نہیں ڈرتا۔ اور دلیری سے گناہ کرتا ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ اگرچہ وہ زبان سے کہتا ہے۔ مگر دراصل خدا تعالیٰ سے غافل اور بہت دور ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ بلکہ جب تک خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشان ظاہر نہ ہوں۔ اس وقت تک انسان سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کہ خدا ہے۔ گو تمام دنیا اپنی زبان سے کہتی ہے۔ کہ ہم خدا پر ایمان لائے۔ مگر ان کے اعمال گواہی دے رہے ہیں کہ وہ ایمان نہیں لائے۔ سچا ایمان تجربہ کے بعد داخل ہوتا ہے مثلاً جب انسان بار بار کے تجربہ سے معلوم کر لیتا ہے۔ کہ سم الفار ایک زہر ہے۔ جو نہایت قلیل مقدار اس کی قاتل ہے۔ تو وہ سم الفار کھانے سے پرہیز کرتا ہے۔ تب اس وقت کہہ سکتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ مئی کی آخری جمعرات کا روزہ اور دعا

احباب کی یاد دہانی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ماہ مئی کی آخری جمعرات، ۲۷ مئی کو ہوگی۔ جب کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت تمام احمدیوں کو روزہ رکھنا چاہیئے اور دعائیں کرنی چاہئیں بخصوصیت سے یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم یعنی اے خدا ہم دشمنوں کی گردنوں پر تیرے ہی ہتھیار چلانا چاہتے ہیں۔ اور ان کے شرور اور فتن سے تیری ہی حفاظت چاہتے ہیں اے خدا ان کا کلی طور پر استیصال کر دے۔

شمالی بنگال کے احمدیوں کی آٹھویں سالانہ کانفرنس

اہم مذہبی مسائل پر گفتگو

بوگرا ۲۵ مئی۔ جناب عباس علی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ بوگرا (بنگال) بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ شمالی بنگال کے احمدیوں کی آٹھویں سالانہ کانفرنس ۲۲ اور ۲۳ مئی کو بوگرا میں خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ بنگال کے مختلف حصوں سے احمدی نمائندے کانفرنس میں شریک ہوئے۔ بعض دوسرے معززین بھی شریک ہوئے جن میں سے جناب۔ ٹی۔ آئی۔ ایم۔ نارنبی صاحب چوہدری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ جے۔ این رائے صاحب ایس پی۔ خان بہادر محمد علی صاحب ایم ایل اے جناب اے خان صاحب ڈاکٹر ایف۔ آر خان صاحب سول سرجن اور ایس کے گوبا صاحب ایس۔ ڈی۔ او کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کانفرنس میں بنگالی شاعر ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے اس نظریہ پر جو انہوں نے گزشتہ ماہ مارچ میں پارلیمنٹ مذاہب کلکتہ کے موقع پر پیش کیا تھا۔ کہ مذہبی تبلیغ کی ضرورت نہیں۔ دنیا میں اختلاف مذاہب ہی رہنا چاہیئے۔ گفتگو کی گئی۔ مولانا ظل الرحمٰن صاحب احمدی مبلغ نے اس نظریہ کی غیر معقولیت واضح کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ ہر شخص کو نہ صرف یہ حق حاصل ہے۔ بلکہ اس کا فرض ہے۔ کہ جس بات کو وہ درست یقین کرے۔ اس کی تبلیغ کرے۔ دوسرا موضوع جو کانفرنس میں زیر بحث لایا گیا۔ سر فرانسس ینگ ہسبینڈ کا وہ جواب تھا۔ جو انہوں نے مسٹر گاندھی کے استفسار پر اسی پارلیمنٹ مذاہب کے موقع پر دیا اور جو یہ تھا۔ کہ تمام مذاہب یکساں ہیں۔ صاحب صدر نے سر فرانسس کے اس نقطہ نگاہ کی تغلیط کرتے ہوئے کہا۔ ایسا کہنے کا مطلب ہے۔ کہ انسان کے لئے مذاہب کے درمیان امتیاز کرنا ناممکن ہے۔ آپ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا فطرت اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ ایک مذہب ایسا ہو۔ جو صداقت کا حامل ہو۔ اور حقیقت میں سچا مذہب ایک ہی ہو سکتا ہے۔ نہ کہ سب کے سب۔

ضروری اعلان

سوا تبلیغی ٹریکٹ جن دوستوں کو بھجوائے جاتے ہیں۔ اگر ان کے پتے درست نہ ہوں یا ان میں کوئی امر قابل تصحیح ہو تو براہ کرم آج سے ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر ھذا کو مطلع فرمائیں۔ مہتمم نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۳ مئی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۳۳۶	مہراب صاحب	کراچی	۳۴۰	میاں حیات محمد صاحب نمبردار ضلع سیالکوٹ
۳۳۷	سہراب خان صاحب	سندھ	۳۴۱	بشیر احمد خان صاحب یادو سابق
۳۳۸	میاں فضل الٰہی صاحب	ضلع گجرات		برزج کشور سنگھ ضلع مینپوری (یوپی)
۳۳۹	مستری غلام قادر صاحب	ضلع ملتان	۳۴۲	محمد شرف الدین صاحب ضلع مونگھیر

بقیہ صفحہ ۳

ایسے ہیں جنہیں بنکوں کا سود حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ اس روپیہ کو اپنی ذات پر تو نہیں لیکن اپنے ہاتھ سے اور جگہ خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن مرکز میں نہیں بھیجتے۔ ایسے تمام اصحاب کے انذار کے لئے ہم اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اول تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اشاعت اسلام کے سوا اس روپیہ کا کوئی اور مصرف قطعاً ناجائز قرار دیا ہے۔ دوسرے اشاعت اسلام کیلئے ایسا روپیہ مرکز میں بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اشاعت اسلام کے لئے جو انتظام خود قائم فرمایا ہے۔ اس کے ماتحت یہ روپیہ صرف ہو۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اسلام کے سخت تاکیدی حکم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صریح ارشاد کی خلاف ورزی کرنے کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اس کا جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔

حلقہ جات کی صورت میں جماعتوں کی تربیت کا انتظام

نظارت ہذا کے مدنظر یہ انتظام ہے۔ کہ جن مقامات میں قریب قریب احمدیہ جماعتیں واقع ہیں۔ ان کو تربیت کی اغراض کے ماتحت حلقوں کی صورت میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور ان میں علماء مقرر کر دیئے جائیں۔ جو اپنے اپنے حلقہ میں تربیت و اصلاح کا کام کریں۔ یہ علماء مرکزی کارکن نہ ہونگے۔ بلکہ ان کے اخراجات اور گزارہ کا انتظام جماعت ہائے متعلقہ کے سپرد ہوگا نظارت ہذا صرف اس انتظام کے جاری کرنے میں مدد کرے گی اور نگرانی کرے گی ان حلقوں میں مولوی فاضل پاس یا دوسرے لحاظ سے دینی علم رکھنے والے احباب کو متعین کیا جائے گا۔ جو احباب مولوی فاضل پاس ہوں۔ یا مولوی فاضل تو نہیں مگر علم دین سے حصہ وافر رکھتے ہوں۔ اور وہ اپنے اندر تربیت کرنے کی اہلیت بھی پاتے ہوں۔ اور اس انتظام میں شامل ہو کر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ نظارت ہذا میں درخواست کریں۔ تاکہ اس انتظام کو مکمل کیا جا سکے۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان۔

مدرسہ احمدیہ کے طلباء کو انعامات

۲۵ مئی۔ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں بتقریب تقسیم انعامات ایک جلسہ ہوا جس میں ۲۹۔ انعام تقسیم کئے گئے۔ جو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے کتابوں کی صورت میں موصول ہوئے تھے ان میں سے ۱۳، انعام نمبروں کی میزان میں اول۔ دوم رہنے والے لڑکوں کیلئے تھے اور ۔۔۔ ۱۵ انعام دینیات میں اول دوم رہنے والوں کیلئے۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

975

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نہایت اہم اور ضروری ارشاد

سود کا روپیہ صرف اشاعت اسلام پر خرچ ہونا اور مرکز میں آنا چاہیئے

کچھ دنوں سے نظارت بیت المال کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ارشاد کی طرف مختصر الفاظ میں جماعت کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ چونکہ وُہ ارشاد نہایت اہم اور ضروری ہے۔ اس لئے کسی قدر تفصیل کے ساتھ اسے پیش کیا جاتا ہے۔ تاکہ احمدی احباب اس کی اہمیت کو ذہن نشین کر کے اس پر عمل پیرا ہوں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وُہ ارشاد سُود کے متعلق ہے۔ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سود کا لینا اور دینا حرام قرار دیا۔ اور اس پر آپ نے بہت زور دیا۔ ایسا سود جو بنکوں سے ملتا ہو۔ اسے لے کر خرچ کرنے کی ایک اور صرف ایک صورت بھی بیان فرمائی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا یہی مذہب ہے۔ اور **اللہ تعالےٰ نے ہمارے دل میں ڈالا ہے۔** کہ ایسا روپیہ اشاعت دین کے کام میں خرچ کیا جائے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ سُود حرام ہے۔ لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے۔ وُہ حرام نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کیلئے ہے۔ نہ اللہ تعالےٰ کے واسطے۔ پس سود اپنے نفس کے لئے۔ بیوی بچوں۔ احباب رشتہ داروں اور ہمسایوں کیلئے بالکل حرام ہے۔ لیکن اگر یہ روپیہ خالصتہً اشاعت دین کے لئے خرچ کیا جائے۔ تو حرج نہیں" (فتاوی صفحہ ۱۸۶)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ایسے سُودوں کی رقمیں جو بنک سے ملتی ہیں۔ یکمشت اشاعتِ دین میں خرچ کرنی چاہئیں" (صفحہ ۱۸۷)

نیز فرماتے ہیں۔ "ہمارا مذہب یہ ہے۔ کہ سُود کا روپیہ بالکل حرام ہے۔ کہ کوئی شخص اسے اپنے نفس پر خرچ کرے۔ اور کسی قسم کے بھی ذاتی مصارف میں خرچ کرے یا اپنے بال بچے کو دے۔ یا کسی مسکین کو دے۔ یا کسی ہمسایہ کو دے۔ یا مسافر کو دے۔ سب حرام ہے۔ سُود کے روپیہ کا لینا اور خرچ کرنا سب گناہ ہے۔ لیکن ایک بات جس پر خدا تعالےٰ نے ہمارے دل کو قائم کر دیا ہے۔ اور وُہ صحیح ہے۔ یہ ہے۔ کہ یہ ایام اسلام کے واسطے بڑے مالی مشکلات کے ہیں۔ اول تو مسلمان اکثر غریب ہیں۔ پھر جو امیر ہیں۔ وُہ اپنے ذاتی مصارف میں۔ مال اور عیال کے فکر میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ سود کا روپیہ لے لیتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے۔ دونوں طرف سے گنہگاری میں پڑے ہُوئے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ غریب ہو۔ یا امیر ہو۔ کسی کو بھی دین اور اسلام کی اعانت کا فکر نہیں۔۔۔۔۔۔ غرض اس قدر اسلامی مصیبت کے وقت میں اگر اس قسم کا روپیہ اشاعتِ اسلام کے واسطے تالیف کتب میں صرف کیا جائے۔ تو یہ جائز ہے" (صفحہ ۱۸۸)

پھر ارشاد ہوتا ہے:۔

"اس میں مخلوق کا حصہ نہیں۔ لیکن اعلائے کلمہ اسلام میں اور اسلام کی جان بچانے کے لئے اس کا خرچ کرنا ہم اطمینان اور ثلج قلب سے کہتے ہیں" (صفحہ ۱۸۸)

"ہم اس بات سے شرم نہیں کرتے کوئی قبول کرے۔ یا نہ کرے۔ میرا مذہب جس پر خدا نے مجھے قائم کیا ہے۔ اور جو قرآن شریف کا مفہوم ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ اپنے نفس۔ عیال، اطفال۔ دوست عزیز کے واسطے اس سود کو مباح نہیں کر سکتے بلکہ یہ پلید ہے۔ اور اس کا لینا حرام ہے لیکن اس ضعیفِ اسلام کے زمانہ میں جبکہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے اسلام کی مدد ضرور کرنی چاہیئے" (صفحہ ۱۸۹)

ان اقتباسات سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اشاعت و حفاظتِ اسلام کی کس قدر تڑپ تھی۔ وہاں حسب ذیل امور بھی ثابت ہیں:۔

اول ۔ یہ کہ کوئی لین دین اس لئے کرنا۔ کہ اس کے ذریعہ سُود لیا یا دیا جائے۔ کسی صورت میں بھی جائز نہیں بلکہ گناہ ہے۔ اور سخت ناجائز:۔

دوم ۔ سُود حاصل کرنے کی خاطر نہیں۔ بلکہ اگر کسی اور غرض مثلاً حفاظت کے لئے کسی بینک میں روپیہ رکھا جائے اور اس کا سُود حاصل ہو۔ تو ایسا روپیہ اشاعتِ اسلام میں خرچ کرنا چاہیئے:۔

سوم ۔ ایسے روپیہ میں سے اپنے نفس کے لئے۔ بیوی بچوں۔ احباب رشتہ داروں اور ہمسائیوں کے لئے کچھ خرچ کرنا قطعاً حرام ہے۔ گویا اپنے لئے یا اپنے بیوی بچوں کے لئے خرچ کرنا تو الگ رہا۔ اگر کوئی دوست یا رشتہ دار یا ہمسایہ یا فقیر اور مسکین بھی نہایت حاجت مند اور مفلس ہو۔ تو بھی جائز نہیں کہ سُود کے روپیہ میں سے اس پر خرچ کیا جائے:۔

چہارم ۔ سُود کا روپیہ جس وقت ملے۔ اسی وقت سارے کا سارا اشاعت اسلام کے لئے خرچ کر دینا چاہیئے۔ یعنی اشاعتِ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ نے جو انتظام کر رکھا ہے۔ اس مد میں دے دینا چاہیئے:۔

یہ استدلال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ سے بھی ہو سکتا ہے جن میں آپ نے "اشاعتِ اسلام کے واسطے تالیفِ کتب میں صرف" کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کیونکہ اس مقصد کے لئے کتب کی تالیف کا انتظام جس عمدگی سے مرکز کر سکتا ہے۔ ویسا کسی اور جگہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب یہ دیکھا جائے۔ کہ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اشاعتِ اسلام کی اس قدر تڑپ ہے۔ کہ اس تڑپ کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ نے آپ کے دل میں یہ ڈالا۔ اور اس پر آپ کو اطمینان اور ثلج قلب عطا فرمایا۔ کہ سود کا روپیہ اس کے لئے صرف کیا جا سکتا ہے۔ اور دوسری طرف آپ اپنی بعثت کی اس غرض (اشاعتِ اسلام) کو پورا کرنے کے لئے قادیان کو مرکز مقرر فرماتے۔ اور ایک نظام قائم کرتے ہیں۔ تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ اشاعتِ اسلام کے لئے کوئی روپیہ صرف کرنے کا چونکہ بہترین انتظام وُہی ہے۔ جو مرکز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت کر رہا ہے۔ اس لئے ایسا روپیہ اسی انتظام کے ماتحت خرچ ہونا چاہیئے۔ اور کسی شخص کے لئے قطعاً یہ جائز نہیں ہے۔ کہ سُود کے روپیہ کو اپنے طور پر غرباء اور مساکین میں خرچ کرے۔ یا کسی بات کو اشاعتِ اسلام کی مد میں داخل کر کے اپنے طور پر روپیہ خرچ کر دے:۔

مگر ہمیں معلوم ہُوا ہے۔ کہ بعض اصحاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے حبیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا دن

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربتِ تلاقی حرص و ہوا یہی ہے

زندگی کی آخری گھڑیاں

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء وہ دن تھا جبکہ ہمارا آقا لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ کا مصداق ہمارا باپ ہمارا غمخوار اپنا کام پورا کر کے خدا کی وحی کے مطابق اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملا۔ جو لوگ پاس تھے انہوں نے بتایا کہ وفات کے وقت یہ الفاظ اس کے پیارے لبوں سے نہایت درد بھرے لہجہ میں نکلتے رہے۔ اے میرے پیارے۔ اے میرے پیارے اے میرے پیارے اللہ۔ اے میرے پیارے اللہ جب صبح کی اذان ہوئی۔ تو فرمایا "کیا صبح کا وقت ہو گیا" پھر باوجود ضعف کے آپ نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد بول نہ سکے۔ غنودگی سی طاری ہو گئی۔ اور ساڑھے دس بجے دن کے اپنے مولا سے جا ملے۔ آپ کو اسہال کی بیماری دیر سے تھی جب بھی دماغی کام زیادہ شدت سے کرتے۔ اس مرض کا دورہ ہو جاتا ۲۵ مئی کو آپ سارا دن اپنی آخری تصنیف "پیغام صلح" کا مضمون لکھتے رہے۔ جب لکھ چکے تو والدہ صاحبہ کہتی ہیں۔ میرے ہاتھ مضمون باہر کسی کو دینے کے لئے دیا۔ اور فرمایا آج کام ختم ہو گیا۔ شام کو بیماری کا دورہ ہو گیا۔ رات گیارہ بجے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب فرمایا تین بجے ایک اور اسہال ہوا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبض پر ہاتھ رکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے۔ اور اب ہمارا حبیب ہم میں نہیں رہے گا بیٹھے بیٹھے حضرت خلیفہ اول رضؓ اس طرح آگے کی طرف جھک گئے۔ جس طرح کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر فرمایا۔ مولوی صاحب دعا کریں سچے عاشق نے اپنے محبوب کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر کہا۔ آپ کے سوا ہمارا کون ہے۔ آپ ہی دعا کریں۔

مصیبت اور غم کا دن

صحابہ کرام پر وہ دن کیسا مصیبت اور غم کا تھا۔ جس دن کہ فخر اولین و آخرین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سے جدا ہوئے۔ اس غم کا اندازہ کسی قدر اس شعر سے ہو سکتا ہے۔ جو ایک صحابی نے کہا ہے

من شاء بعدک فلیمت
فعلیک کنت احاذرٗ

کہ اے میرے محبوب میں تو تیری جدائی سے ڈرتا تھا۔ جب وہ واقع ہو گئی۔ تو اب کوئی زندہ رہے یا مرے مجھے کچھ پروا نہیں۔ جماعت احمدیہ پر اپنے آقا اور محبوب کی جدائی کا دن بھی ایسا ہی سخت تھا۔ اس کے سامنے اس کے محبوب کی نعش پڑی تھی۔ دوسری طرف مخالفین ہنسی اور استہزا کر رہے تھے۔ مسلمان کہلانے والوں نے وہ وہ شرمناک حرکتیں کیں۔ جو چشم فلک نے کبھی نہ دیکھی ہوں گی۔ فحش اشعار پڑھے۔ پتھر پھینکے اور حملہ کرنے کو تھے کہ پولیس آ گئی۔ اور اشرار بھاگ گئے۔

حضرت ام المومنین رضؓ کا صبر

والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے صبر اور تقوے کا جو نمونہ دکھایا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسی کی بہت بڑی دلیل تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیماری کی حالت میں آپ برقعہ پہنے خدمت والا میں حاضر رہیں۔ بار بار سجدہ میں گر جاتیں۔ اور بار بار فرماتیں۔ اے حی و قیوم خدا۔ اے میرے پیارے خدا۔ اے قادر مطلق خدا۔ اے مردوں کو زندہ کرنے والے خدا تو ہماری مدد کر۔ اے وحدہ لاشریک خدا۔ اے خدا میرے گناہوں کو بخش۔ میں گنہگار ہوں اے میرے مولا تو میری زندگی بھی ان کو دیدے۔ میری زندگی کس کام کی۔ یہ تو خدمتِ دین کرتے ہیں۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی زبان مبارک سے نکلتے کسی قسم کی جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی۔ جب موت کا وقت بالکل قریب آ گیا۔ تو آپ نے کہا اے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں۔ مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو آپ نے کئی بار اس فقرے کو دہرایا۔ آخر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ تو آپ بالکل خاموش ہو گئیں۔ جب دوسری مستورات نے رونا شروع کیا۔ تو آپ نے ان کو چپ کرایا۔ اور صبر و استقلال کا بے مثال نمونہ پیش کیا۔

وفات کے متعلق پیشگوئیاں

جدائی کا پیغام تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کو وفات سے اڑھائی سال پہلے سنا چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ میں رسالہ الوصیت شائع کر کے جماعت کو خبر دے دی تھی۔ کہ اب میری وفات کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ پھر زبانی اپنے دوستوں کو کئی بار سنایا کہ اب میرا کام پورا ہو چکا ہے۔ اور میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ وہ عنقریب مجھے بلانے والا ہے حضور نے فرمایا خدا کی وحی نے اس کثرت سے مجھے اپنی موت کی اطلاع دی ہے۔ کہ اس نے میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ الوصیت صفحہ ۲ پر آپ فرماتے ہیں۔ "میرا زمانہ وفات نزدیک ہے" صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں "بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی" بدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید" "ستائیس کو ایک واقعہ ہمارے متعلق" "اللّٰہ خیرٌ و ابقیٰ" "خوشیاں منائیں گے" بدر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء "الرحیل ثم الرحیل" "والموت قریب" ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء "ڈر مت مومنو" "قادیان کے آریہ اور ہم" میں آپ لکھتے ہیں ؎

دن گئے کہ رات کی کٹتی تھیں کر کے باتیں
اب موت کی ہیں گھاتیں غم کی کتھا یہی ہے
جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربتِ تلاقی حرص و ہوا یہی ہے

حقیقۃ الوحی آخری صفحہ پر فرماتے ہیں ؎

چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا
کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن

۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء "ماتم کدہ" "منسوخ شدہ زندگی" ۲۶ اپریل "مباش ایمن از بازیٔ روزگار"

غرض وفات کے متعلق متواتر الہامات ہوئے۔

قبل از وقت وفات کا گمان

یہ بھی عجیب حکمتِ الٰہی ہے کہ خدا کے نبی ایسے وقت میں فوت ہوتے ہیں۔ کہ ان کے متبعین کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ کہ آپ جلدی جدا ہو جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو فرعون کے پنجہ سے اس وعدہ پر چھڑا کر لائے۔ کہ وہ فلسطین کے بادشاہ بن جائیں گے۔ مگر پیشتر اس کے کہ وہ وعدہ کی سرزمین فتح ہوتی وفات پا گئے۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا حال دیکھ لو۔ اور سب سے بڑھ کر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے وقت میں فوت ہوئے۔

276

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایسا انسان تلوار لے کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا جو شخص کہے گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے۔ میں اس کی گردن تن سے جُدا کر دُوں گا۔

دراصل غیر متوقع وفات کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خدا کے بہت سے وعدے ہوتے ہیں۔ اور عام طور پر لوگ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ وُہ وعدے ان کی زندگی میں پورے ہونگے حالانکہ بعض وعدوں کا جانشینوں کے ہاتھ سے پورا ہونا مقدر ہوتا ہے۔ اسی طرح گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں چھپ چکی تھیں۔ اور بار بار اس طرف توجہ دلائی جا چکی تھی۔ مگر ان صریح الہامات کے باوجود کسی کا دل نہ چاہا۔ کہ ان الہامات کا وہ مفہوم سمجھے۔ جو بالآخر ظاہر ہُوا۔ وفات سے دو دن قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہُوا:۔ ع

”مکن تکیہ بر عُمر ناپائیدار“

آپ نے یہ الہام گھر میں سُنایا۔ پچیس اور چھبیس مئی کی درمیانی رات کو جب آپ کی طبیعت بہت کمزور ہو گئی۔ تو آپ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو بلایا۔ اور جب انہوں نے پوچھا۔ کیا ہُوا۔ تو آپ نے فرمایا ”وُہی جو میں کہتا تھا“

والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں۔ کہ ان دنوں علاج کے لئے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا لاہور جانا چاہتی تھیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جانے میں تردد تھا۔ بالآخر تیار ہو گئے۔ جب جانے کے وقت مکان کو تالے لگا رہے تھے۔ تو فرمایا۔ ”جانے کو جی نہیں چاہتا“

دراصل بات یہ تھی۔ کہ وحی الٰہی کی وجہ سے آپ کو تردد تھا۔ اِدھر حضرت ام المومنین رض اور آپ کے خدام میں سے کوئی بھی آپ کی جُدائی کے خیال کو دل میں نہ لاتا تھا۔ جب الرحیل ثم الرحیل۔ یعنی کوچ کا وقت قریب ہے کا الہام ہُوا۔ تو والدہ صاحبہ کہتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیہ بلڈنگس میں دو تین دفعہ مکان بدلے۔ اس الہام کی وجہ سے حضرت ام المومنین کو بہت تردد ہُوا۔ انہی ایام میں قادیان سے ایک دوست کی وفات کی خبر آئی۔ اس سے فکر کسی قدر کم ہُوا۔ کہ شاید الہام اس دوست کے متعلق ہو۔ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ یہ الہام اس کی نسبت بہت زیادہ اہم آدمی کے متعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانے پر پھر فکر بڑھ گیا جس پر جب حضرت ام المومنین رض نے فرمایا۔ قادیان چلیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اب واپس جانا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ اب خدا ہی مجھے لے جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معجزہ

انسان جب وفات پاتا ہے۔ تو اس کے جاری کردہ کاموں میں ابتری۔ اور پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضور علیہ السلام کی جماعت کو سیدنا نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ پر جمع کر کے تفرقہ سے بچا لیا۔ اور اتحاد و اتفاق کے اعلےٰ مقام پر کھڑا کر کے آپ کی حیاتِ ابدی کا ثبوت دُنیا کو دیا۔

طبعی وفات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالےٰ نے وعدہ کیا تھا۔ واللہ یعصمک من الناس۔ کہ تجھے دشمنوں کے منصوبوں سے بچایا جائے گا۔ اور میں تجھے طبعی موت دوں گا۔ اور تیرا رفع کرونگا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے آپ کو طبعی موت دے کر ان وعدوں کو پورا کیا۔

اسلام کی راہ میں موت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر اسلام کی تائید میں رسالہ ”فتح اسلام“ لکھا۔ تو اس میں آپ نے تحریر فرمایا:۔ ”سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کے لئے پھر تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وُہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے۔ کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک محنت۔ اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وُہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا“ چنانچہ خدا کا یہ برگزیدہ ایسی حالت میں اپنے محبوب سے ملا۔ جب وُہ دلائل کی تلوار سے غیر مذاہب پر اسلام کا غلبہ کر چکا تھا۔ اور اپنے مفتوح کو صلح کا پیغام دے رہا تھا۔ آپ نے زندگی کے آخری لمحے بھی اسلام کی خدمت میں گزارے۔ آپ کو صرف ایک ہی دھن تھی۔ اور وُہ یہ کہ خدا کا جلال دُنیا میں ظاہر ہو۔ اور اس کا دین ساری دُنیا میں پھیل جائے اور آپ نے دکھا دیا۔ کہ آپ کا جینا اور وفات پانا خدا ہی کے لئے تھا۔ حق کے مخالفوں نے آپ کے کام میں رخنے ڈالے۔ طرح طرح کے منصوبے کئے۔ مگر کوئی شرارت کوئی منصوبہ حضور کی راہ میں روک نہ بن سکا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فتاویٰ کفر لگائے گئے۔ آپ پر جھوٹے مقدمات چلائے گئے۔ حضور علیہ السلام پر قتل کے الزام لگائے گئے۔ مگر کیا کسی چیز نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدمت اسلام کے رستہ سے ہٹا دیا؟ نہیں بلکہ ہر مصیبت ہر روک آپ کے عزم اور ارادہ کو مستحکم تر کرتی چلی گئی۔ آپ کا دل کبھی ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہ کر سکا۔ کہ نبیوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے رسولوں کی توہین ہو۔ آپ کے سینہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت جوش زن تھی۔ سو خدا تعالےٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے چنا۔ کہ دُنیا کو پاکوں کی توہین اور مرسلین کی تکذیب سے پاک کرے اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال سے آپ کا وجود مبارک ہم میں سے اُٹھ گیا۔ مگر حضور علیہ السلام کی پاک رُوح۔ اور آپ کی دعائیں اب بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ اور پہلے سے زیادہ قوت۔ اور شوکت کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ ہیں

سیدنا حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام دُنیا میں باقیات الصالحات چھوڑ گئے۔ آپ کی جماعت۔ اور آپ کا سلسلہ حضور علیہ السلام کے مقصد کو پورا کرنے میں کوشاں ہے۔ بے شک وُہ پاک چہرہ۔ وُہ ماہ کامل جو ہماری آنکھوں کا نُور تھا۔ ہمیں نظر نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری باتیں۔ اور معرفت بھری تقریریں جو مُردہ دلوں کو آبِ حیات پلاتی تھیں۔ ہم آپ کے ہونٹوں سے نہیں سُن سکتے۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیچھے جو پاک جماعت چھوڑی۔ وُہ وُہی کر رہی ہے۔ جو حضور علیہ السلام کا مشن تھا۔

انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی وفات مقدر ہوتی ہے۔ وُہ آخر اس دنیائے فانی کو چھوڑتے ہیں۔ مگر وُہ ایسے پودے لگا جاتے ہیں۔ جو پھولتے اور پھلتے ہیں اور ان کی آبیاری ان کے متبعین کے ذریعہ ہوتی رہتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت بڑا کارنامہ

دنیا میں اسلام اس لئے آیا۔ کہ خالق و مخلوق کے درمیان تعلق قائم کرے اور دنیا کو بتائے کہ خدا زندہ ہے وہ سمیع و بصیر ہے۔ اس کی کوئی صفت معطل نہیں۔ وحی و الہام کا سلسلہ بند نہیں۔ خدا جیسا سمیع بصیر ہے۔ ویسا ہی کلام کرنے والا بھی ہے چونکہ دنیا کے تمام مذاہب خدا کی صفت تکلم کے منکر ہو چکے تھے۔ ان کی دیکھا دیکھی مسلمان کہلانے والے بھی خدا کی صفت تکلم کا انکار کر چکے تھے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا۔ کہ اسلام زندہ مذہب ہے اور اس کی پیروی سے انسان زندہ خدا سے ہمکلام ہو سکتا ہے صفت تکلم سے انکار کے عقیدے کو آپ نے جڑ سے اکھیڑ دیا۔ اور آپ نے ثابت کر دیا۔ کہ خدا بولتا ہے۔ اور اپنے پاک بندوں سے کلام کرتا ہے آپ نے بتایا۔ کہ خدا تعالےٰ کو نعوذ باللہ گونگا ماننا خدا تعالےٰ پر بدظنی ہے۔

یہ ہے وہ نعمت جو ہمارا پیارا امام ہم کو دے گیا۔ ؎

اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گزریں اب دن چڑھا ہی ہے

درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے

بالآخر میں اپنا مضمون حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک تقریر پر ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات۔ پر ہم لوگوں نے بھی ایک نمونہ دکھایا ہے۔ اور ہمارے مخالفوں نے بھی اپنی کرتوت بتا دی ہے۔ دشمن نے کیا کیا؟ سوانگ نکالے۔ خود مردہ بنے اور اپنے ہی مونہہ کالے کئے مگر اس کے مقابل ہماری جماعت نے کیا پاک نمونہ دکھایا۔ ایسے نازک وقت میں صبر و استقلال اور نرمی سے کام لیا۔ کسی نے جزع فزع نہیں کی۔ کسی نے بے صبری اور گھبراہٹ کا کوئی نمونہ نہیں دکھایا۔ بلکہ سب نے ثبات ہمت سے خدائی امتحان کو قبول کیا۔ اور کوئی کمزوری قولاً فعلاً نہیں دکھائی۔ اب ایک سمجھدار انسان اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ انسانیت کے اعلےٰ پایہ کا ثبوت کس قوم نے دیا اور کس نے انسانی حالت سے گرا ہوا کام دکھایا۔ یہ ایک نقطہ معرفت ہے۔ اگر کسی انسان کو سچائی کسی طرح سے بھی سمجھ میں نہ آئے۔ اور حق و باطل میں وہ تمیز نہ کر سکے۔ تو اسکو چاہیئے کہ فریقین کے حالات و عمل اور اعتقادات پر نظر ڈال کر دیکھے آیا ان دونوں میں سے پاکیزگی اور طہارت کا پہلو کس قوم نے اختیار کیا ہے۔ اور کون اسوۂ حسنہ سے دور اور مہجور ہے۔ ہمیں تو اللہ کے اس فضل کی یاد سے بڑا سرور اور راحت ہوتی ہے۔ کہ اس نے قوم میں کیسی وحدت بخشی ہے۔ اس کا نمونہ دنیا میں کسی جگہ نہیں ملتا۔ یہ حضرت مرزا صاحب کی سچی دعاؤں اور دلی آرزوں اور تڑپ کا نتیجہ ہے ایک قدرت کا نمونہ قوم نے پہلے دیکھا ہے۔ اب دوسری قدرت بھی خدا دکھانے کو قادر ہے۔ مگر چاہیئے کہ ہم سب کمر بستہ ہو کر اور مل مل کر خدا کے حضور دعائیں کریں۔ اور خدا کے فیضان طلب کریں۔"

(الحکم نمبر ۲۰ جلد ۱۲)

خاکسار عبدالوہاب عمر

ضرورت ہے

ایسے دوست جو تجارت کے ساتھ دلچسپی رکھتے ہوں اور بے کار ہوں پانصد روپیہ یا ایک ہزار روپیہ تک سرمایہ فراہم کر سکتے ہوں۔ ان کے لئے ایک دو ماہ ٹریننگ دیگر سوٹ کاروں کی پینٹنگ کی ایجنسی کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ محنتی اور دیانتدار آدمی بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو دوست اس کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں معہ تصدیق لوکل جماعت احمدیہ بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

مردِ کامل اور اس کی ضرورت

انسانی پیدائش کچھ اس طرز پر ہوئی ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ ہماری خلقت متضاد عناصر کی حامل۔ اور ہماری ذات مختلف صفات کی جامع ہے۔ اور دوسری مخلوقاتِ خداوندی پر یہی ہمارا طرۂ امتیاز ہے۔ ہم محتاج محض ہیں۔ اور ہمیشہ اس بات کے منتظر ہیں۔ کہ کسی کی انگیخت پر کچھ کریں۔ زندگی عبارت ہے حرکت سے۔ اس کے تسلسل و تواتر سے اور اس کے قیام کے لئے اور اس کو رواں رکھنے کے لئے ہماری فطرت چاہتی ہے کہ ایک اشارۂ مدام ہو۔ جس پر ہم چلتے رہیں۔ گویا ہم اپنے اندر ان تمام عناصر کے اجتماع کے باوجود جو انسان کو کمال پر پہونچاتا ہے۔ ایک اور چیز پر جسے لائحۂ عمل کہو یا ترتیبِ حیات نظر رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حکمار نے انسانوں کی چار قسمیں قرار دی ہیں۔ اولین وہ قسم ہے۔ جو عوام کے لئے ایک نصب العین مقرر کرتی ہے۔ انگلستان کے مشہور انگریز مفکر کا خیال ہے۔ کہ کائنات میں جذبۂ الوہیت جاری وساری ہے۔ اور یہ قوت ایک ایسے خدا میں جلوہ آرا ہو گی جو وقت کا تابع ہو گا لیکن اسلامی نقطۂ نظر اس سے مختلف ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ قوت اکمل و اعلےٰ انسان کے پیکرِ خاکی میں ظاہر ہوئی۔ جو منتظم نظام دنیا ہے غرضیکہ یہ بات مسلم ہے۔ کہ انسانی حیات کی ترتیب و ترکیب اور اسے ایک درست و مستقیم راہ پر چلانے کے لئے ایک ایسے کامل انسان کی ہر وقت ضرورت ہے۔ جو صحیح معنوں میں اس کا رہبر ہو سکے۔ اور وہ انسان خدا سے بلا واسطہ اکتساب فیض کرے۔ گویا کہ عام انسان ایک باڈے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس کی تشکیل انسان کامل۔ نبی۔ یا پیغمبر۔ کی روحانی طاقت کی رہین ہوتی ہے۔ اور خلافت الٰہی (جو کہ انسان کی تخلیق کا مقصد عظیم ہے) کی طرف رہنمائی اس کا فرض ہے۔

یہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ دنیا کی تباہی و بربادی کا تدارک معاہدوں۔ لیگوں پنچائتوں اور کانفرنسوں کے ذریعہ محال ہے۔ زیادہ سے زیادہ جو ان سے ہو سکتا ہے وہ مختلف اقوام کی نشستوں کی تعیین۔ یا ان کی حیثیت کی تعیین ہے۔ اور جس کا نتیجہ ہمیشہ یہی ہوا ہے کہ بڑی قوموں نے طاقت کے زعم میں چھوٹی قوموں کو اپنے سہام جور و تعدی کا شکار بنانا اپنا فطری حق سمجھ لیا۔ اور ان تمام نہاد بین الاقوامی انجمنوں نے ان کے اس مقصد کے حصول میں سہولت و آسانی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ ان انجمنوں کا وجود آخر انہی کی طاقت پر قائم ہے۔ اور جسکا تازہ ثبوت سلطنتِ حبش کا خاتمہ ہے۔

لیکن اگر اطالیہ کا یہ قصور ہے۔ کہ اس نے اپنی سلطنت کی استواری و مضبوطی کے لئے ایک نوآبادی حاصل کر لی۔ تو برطانیہ اس الزام سے کب معصوم ہے۔ اور اسے اس بات کا کہاں حق ہے۔ کہ سمندر پار ممالک کو اپنے قبضہ میں رکھے۔ یہی ذہنی شرمساری وجہ عدم اقدام تھی۔ اور یہی بات اطالیہ کی دخل اندازی کے لئے ٹھوس دلیل تھی۔

غرضکہ بین الاقوامی مجالس سوائے روز افزوں منافشت و بے ترتیبی کے کسی تعمیری چیز کو پیش نہیں کر سکتیں۔ گو اس کے قیام کی کوشش انسانی فطرت کے یکساں ہونے کے تگ و دو پر روشنی ضرور ڈالتی ہے۔ اس بے ترتیبی کا جواب ذہنیت عامہ کا اختلاف ہے۔

277

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جیسا کہ ایک بار حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے فرمایا تھا۔ کہ مومن و غیر مومن دونوں کا مقصد حصول اشیاء ہوتا ہے۔ لیکن طریق مختلف مومنانہ طریق دوستی و یکجہتی پیدا کرتا ہے۔ اور غیر مومنانہ دشمنی و خصومت مگر یہ مومنانہ ذہنیت کیسے پیدا کی جائے۔ جو کہ مفقود و معدوم ہے۔ حالانکہ صرف یہی امن عامہ کی ضامن ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ایسی شخصیت کی ضرورت ہے۔ جو ہمارے معاشری مسائل کی پیچیدگیوں کو سلجھائے۔ ہمارے تنازعات کا فیصلہ کرے۔ بین المللی اخلاق کی بنیاد مستحکم کرے۔ جماعت کی شیرازہ بندی کرے۔ اور ہمیں اپنے پرتا بور کھنے کا درس دے اور سب سے بڑھکر وہ مومنانہ نقطہ نگاہ بتائے۔ جو اندک و بسیار کے اندیشہ کو نظر انداز کر دے۔ اس کے بعد دنیا میں وہ کیفیت ظہور پذیر ہوگی۔ جو الجھنوں اور آویزشوں سے پاک ہوگی۔ کیا یہ حالت صرف تعلیم سے حاصل ہو سکتی ہے ؟ نہیں اس کے لئے ایک شخصیت کی ضرورت ہے۔ اور ایسے شخص کی ضرورت کا اعتراف عالمگیر ہے۔ چنانچہ پروفیسر میکنزی اپنی کتاب "Introduction to Sociology" کے آخری پیراگراف میں اس امر کی ضرورت کو نہایت صریح و واضح الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں۔

"کامل انسانوں کے بغیر سوسائٹی معراج کمال پر نہیں پہنچ سکتی۔ اور اس غرض کے لئے محض عرفان و حقیقت آگاہی کافی نہیں۔ بلکہ ہیجان اور تحریک کی بھی ضرورت ہے۔ جیسے یوں کہنا چاہیئے کہ معمہ حل کرنے کے لئے ہم نور و حرارت دونوں کے محتاج ہیں۔ غالبًا عہد حاضرہ کے معاشری مسائل کا فلسفیانہ فہم و ادراک بھی وقت کی اہم ترین ضرورت نہیں ہمیں معلم چاہیئے۔ اور پیغمبر بھی۔ (صرف شریعت کافی نہیں) ہمیں آج کل رسکن، کارلائل۔ یا ٹالسٹائی جیسے لوگوں کی ضرورت ہے جو ضمیر کو زیادہ متشدد اور سخت گیر بنانے اور فرائض کے دائرے کو وسیع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ غالبًا ہمیں ایک مسیح کی ضرورت ہے یہ قول صحیح ہے۔ کہ عہد حاضرہ کے پیغمبر کو محض "بیابان کی صدا" نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ عہدِ حاضرہ کے "بیابان" آباد شہروں کے گلی کوچے ہیں۔ جہاں ترقی کی مسلسل و پیہم جد و جہد کا بازار گرم ہے اس عہد کے پیغمبر کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اسی ہنگامہ زار میں وعظ و تبلیغ کرے۔ ......"

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"ہمیں ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو در حقیقت روح القدس کا سپاہی ہو۔ اور اس حقیقت پر ہماری آنکھیں کھول دے۔ کہ ہمارے بلند ترین نصب العین روزمرہ کی زندگی میں پورے ہو رہے ہیں۔ اور اگر اس زندگی کو ترقی دینے کی سعی کی جائے۔ تو ہمیں محض راہبانہ ریاضت اور نفس کشی کا موقع ہی نہ ملے گا۔ بلکہ ایسا ارفع و اعلٰے مقصد حاصل ہو جائے گا۔ جو تمام خیالات، تمام جذبات اور تمام مسرتوں کو ترقی کے بلند مقام پر پہنچا سکتا ہے"!

مادیت و ترقی ہم معنی الفاظ ہیں پھر کیا یہ تعجب انگیز نہیں۔ کہ اس مادیت کا فرزند اس تہذیب و بلندی مقام کے باوجود ایک تشنگی محسوس کرتا ہے اور جس کی آسودگی کے لئے پکار پکار کر کہتا ہے۔ کہ ایک مرد کامل چاہیئے جو روح کو اپنے منتہا پر لے جائے۔ پیغمبر و مسیح چاہتا ہے۔ لیکن صحرانشین نہیں بلکہ اسی کارزار کا مردِ میدان! کیا ہمارا فرض نہیں۔ کہ اس تہذیب حاضرہ کے خلاف جو ابلیس کی اختراع ہے علمِ جہاد بلند کریں۔ اور ان تشنہ لبوں کو اُس مرد کامل کا پیغام جا سنائیں جس نے کہا ع ہیں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر کیا یہ وہ مسیح نہیں جس نے دنیا کے اسی ہنگامہ زار میں تن تنہا آواز بلند کی۔ جسے قریب کے لوگوں نے سنکر تیوریاں چڑھالیں۔ لیکن جس کیلئے دور افتادہ روحیں مضطرب و بیقرار ہیں۔

کاش یہ لوگ پروفیسر میکنزی کے الفاظ کو دوبارہ و سہ بارہ پڑھیں اور اپنے درون سینہ میں دیکھیں۔ کہ کیا ان کے دلوں میں بھی مرد کامل کی تمنا پرورش پا رہی ہے۔ اور اگر وہ واقعی بے چین ہیں تو اپنی چاک دامانی کا سامان کریں۔ اور اس شخص کی زندگی و تعلیم کا مطالعہ کریں۔ جس نے ہمارے سفینہ کو اس عہد مادیت کی سنگلاخ چٹانوں سے نکالنے کا دعوے کیا۔ اور یہ جانچنے کی کوشش کریں۔ کہ یہ خدائی الفاظ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"!

اس کے حق میں کہاں تک پورے اترے۔ اسلام کائنات کے اتحادِ عمومی کو پیش نظر رکھتے ہوئے تمام جزوی اختلافات سے قطع نظر کر کے کہتا ہے۔

تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم

آئیے اب اسی تعلیم کا دور احیاء ہے۔ اور مشرق سے پھر ایک معاشری و ذہنی نشاۃِ ثانیہ کی صبح طلوع ہو چکی ہے۔ وقت ہے کہ ہم اعتصموا بحبل اللہ جمیعًا پر عمل پیرا ہوں۔

بگزر سراب و بہ پنہائے ہوا ساز
ایں نکتہ نہ بیند مگر آں دیدہ کہ بینا است

(ضیاء الدین احمد شملہ)

طلباءِ جامعہ کو اطلاع

۱۹۳۶ء میں جو طلباء میزان یا دینیات میں اول یا دوم رہے تھے۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ بروز جمعرات ۳ر جون کو جامعہ میں انعامات تقسیم کئے جائینگے۔ مندرجہ ذیل طلباء کو چاہیئے کہ وہ وقت پر حاضر ہو کر اپنے انعام حاصل کریں۔

۱۔ مولوی محمد اشرف صاحب گجراتی۔
۲۔ مولوی بشیر احمد صاحب
۳۔ حافظ بشیر احمد صاحب
۴۔ حافظ محمد رمضان صاحب
۵۔ مولوی شوکت حسین صاحب
۶۔ مولوی غلام احمد صاحب۔ فرخ
۷۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر
۸۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب خالد
۹۔ مولوی عبدالصمد صاحب
۱۰۔ مولوی رحمت اللہ صاحب

پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ قادیان

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیئے!

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی و صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائیزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلباء کے لئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے۔ جو ماہوار ہیجاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت :: (مینیجر)

لذیذ اور شاہی طرز کے کھانے کا لطف نشاط ریسٹورنٹ انارکلی لاہور میں حاصل کریں پچیس ۲۵ سالہ

تجربہ کار مینیجر کے زیر اہتمام ہر چیز شائستگی سے پیش کی جاتی ہے۔ مولوی حافظ محمد روشن علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات عالم پر نظر

۱۔ سرحدی جنگ ۲۔ سر ظفر اللہ خان کی تقریر ۳۔ کانگرس کا شعبہ اسلامیات

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

جس گھر میں روزانہ فساد رہے۔ جس پڑوس میں آئے دن ڈاکہ آتشزدگی کی وارداتیں ہوں جس ملک کی سرحد پر ہمیشہ کشت وخون کا بازار گرم رہے۔ نہ وہ گھر اور اس کے مکین نہ ہی وہ ملک۔ اور اس کے باشندے خوش قسمت خیال کئے جا سکتے ہیں۔ ہندوستان کی سرحدوں کا بڑا حصہ سمندر کے پانیوں اور ہمالیہ کی سنگلاخ بلندیوں کے ذریعہ محفوظ ہے۔ مگر ایک طرف نئی ہندو مہیشٹی کی غیر قانونی حکومت اور قریباً پتھر کے زمانہ کی تہذیب ہے۔ اور بھارت درش میں رام راجیہ کے غیر ممکن خواب دیکھنے والے مہاشے جمنا جی کے اشنان کے بعد کھٹمانڈو کے نئے مندر میں سیاسی پوجا کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف اگرچہ مسلمان بیجٹی کے ملک میں اب مذہب کے اختلاف پر سنگساریاں نہیں ہوتیں۔ اور نہ ہی دیوبندی فتاوی قتل کا وہاں چنداں دخل ہے۔ مگر فقیر اور ملا اپنی مذہبی دیوانگی کے باعث آزاد سرحدیں آئے دن فتنہ برپا کر کے قیمتی انسانی جانوں اور ہندوستان کے روپیہ کا نقصان کرتے رہتے ہیں۔ اور اس لامذہبیت کی ہندو چوری اور انگریز کشی کو ایک سیاسی ومذہبی طبقہ ناجائز نہیں سمجھتا۔ بلکہ جرم پر مجرموں کی حمایت کرتا ہے۔

اس افسوسناک حالت کا حل ہندو پریس نے جو کچھ سوچا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس تمام علاقہ کو فتح کر کے سلطنت ہند میں شامل کر لیا جائے۔ اور قبائل کو اس آزادی سے محروم کر دیا جائے۔ جو بھائی پرمانند اور ڈاکٹر مونجے گورکھا نیپال اور مہا بھائی ہندو کا خدا پیدا کشی سمجھتے ہیں۔ یہ آئے دن کا کشت وخون اسلام کے نام پر دھبہ ہے۔ اور ان قبائل کا متواتر جہالت میں مبتلا رہنا ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے کسی خوشی کا موجب نہیں۔ اس لئے ملک کے سمجھدار لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اس کا مناسب حل پیش کریں ہمارے نزدیک اس کا ایک موزوں حل ہے۔ وہ یہ کہ آزاد قبائل کی ایک فیڈریشن ہو اور جمہوری نظام حکومت کے ماتحت سرحدی حکومت کے مشورہ سے اس علاقہ میں قانون وانصاف کی حکومت جاری کی جائے۔ اور جو روپیہ وظائف یا ائیر فورس پر خرچ ہوتا ہے۔ وہ ایسی حکومت کے قیام پر صرف کر دیا جائے۔ اگر یورپ میں لٹویا استھونیا اور امریکہ میں ہیٹی پنامہ اور افریقہ میں لائیبریا کی حکومتیں لیگ اور امریکہ کی سرپرستی میں چل سکتی ہیں۔ تو جمہوریہ متحدہ اقوام سرحد بھی جرگہ پارلیمنٹ اور کسی عبدالجبار شاہ ڈکٹیٹر کے ماتحت ہندوستان کو آئے دن کی پریشانی سے آزاد کر کے آزاد ریاست کے طور پر قائم رہ سکتی ہے۔ اور ہندوستان اس جدید ریاست کی تعلیم و تربیت کے لئے جنگوں پر صرف ہونے والی رقم بطور عطیہ یا قرض حسنہ دے سکتا ہے

(۲)

آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کی آلہ نشر صوت پر جو تقریر ۱۲ر ۲۳ر مئی کو لنڈن سے بے تار برقی اشاعت سے موصول ہوئی ہے۔ اس کے سننے سے ہر ہندوستانی کو جو برطانیہ سے محبت اور اپنے وطن سے وفاداری رکھتا ہے۔ یقیناً مسرت ہوئی ہے آپ نے صحیح معنوں میں اہل ہندوستان کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ کیونکہ اس وقت ملک کا ضمیر اس کی زبان کے ساتھ متفق ہو اور جو کچھ چند سال قبل خوشامدانہ رنگ میں کہا جاتا یا خوف کے مارے سینہ کی گہرائیوں میں مستور رہتا۔ وہ اب بلا خوف وہراس اور بغیر خوشامد وتملق بولا جا سکتا ہے۔ ہندوستان یقیناً آزادی کا متمنی ہے۔ اور اپنے گھر میں اپنی زمین پر اپنی حکومت چاہتا ہے۔ اور جو امتیاز برطانوی جہازوں پر اور دیگر آزاد اعضائے سلطنت برطانیہ میں اہل ہندوستان کے ساتھ برتا جاتا ہے۔ اسے دل سے ناپسند کرتا ہے۔ اس لئے ہندوستان کے نمائندہ نے عام ہندوستانی جذبات وخیالات کی ترجمانی کی ہے۔ سر موصوف نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ ہندوستان سلطنت برطانیہ کے اتحاد اقوام کی جمعیت کا ایک عضو رہنا چاہتا ہے مگر مجبوری سے نہیں بلکہ آزادی سے اور دباؤ سے نہیں بلکہ اپنی خوشی سے۔

ہندوستان کا ہر ایک سیاسی حالات سے واقف شہری جانتا ہے۔ اور بالخصوص مسلمان جس نے حکومت انگریزوں کے سپرد کی ہے۔ اور جس کی برادری عالمگیر ہے اس امر سے نا آشنا نہیں کہ ہمارے طویل سواحل کی حفاظت متقاضی ہے۔ کہ برطانیہ کی سی بڑی بحری طاقت کے ساتھ مساوات مفاد وحیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے معاہدہ ہو اور سلطنت برطانیہ کے دوسرے اعضاء کی طرح سلطنت۔ ہندوستان بھی اس کا آزاد جزو رہے۔ تا ہمارے ساحلوں پر کسی دوسری مشرقی یا مغربی بحری طاقت کو یورش کی ہمت نہ ہو۔ اور نہ شمال اور مغرب کے دروں سے کوئی غیر قوم "آریہ داسیو" کی قدیم تاریخ یاد دلانے کی جرأت کرے۔

ہم سر ظفر اللہ خان کو اس اظہار حقیقت پر مبارک باد دیتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ نمائندہ ہندوستان اور ہندوستانی انگریزی حکومت نے وطن کے جذبات کی کل دنیا کے سامنے مرکز سلطنت برطانیہ سے اس دلیری کے ساتھ ترجمانی کی ہو

سر ظفر اللہ خان زندہ باد

(۳)

آخر کانگرس کو مسلمانوں کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ اور چند سالوں سے جو ہندو پالیسی کام کر رہی تھی۔ اور جس کا منشا تھا۔ کہ مسلمان وانگریز دونو سے لڑا جائے اور مسلمانوں کی پروا نہ کی جائے۔ اسے پنڈت جواہر لال نہرو کی اخلاقی دلیری کے باعث شکست ہوئی ہے۔ کانگرس کے اس شعبہ کے قیام کی سخت ضرورت تھی۔ کیونکہ اولاً۔ ہندو اکثریت میں مہاسبھا کی اکثریت اور مہاسبھا میں متعصب تنگ دل آریہ سماجی اکثریت نے کانگرس کو ہندو کانگرس بنا دیا ہے۔ اور گاندھی جی کے قول وفعل نے اس خیال کو بہت تقویت بخشی ہے۔

دوم۔ کانگرسی مسلمان یا تو بالعموم ہندو وظیفہ خوار اور ضمیر فروش کہلاتے ہیں۔ یا ماسکو کے مرید سمجھے جاتے ہیں۔ اور انصاری محمد علی جیسے صاف گو لوگوں کا کانگرس سے ناراض ہونا اس خیال کا مؤید ہوا ہے۔

سوم۔ ملک میں اردو زبان رائج اردو ملک کی لنگوا فرینکا اردو ملک کے ضروری حصہ بغیر مسلمانوں کی زبان اور ادب اردو کی پیدائش اور زندگی میں ہندوؤں کا مسلمانوں سے بھی زیادہ حصہ ہے۔ مگر کانگرسی آریہ کارکنوں کی کوشش ہے۔ کہ ملک میں ایک ایسی زبان رائج کرا لی جائے جو اسپرنٹو کی طرح روپیہ وسعی خرچ کر کے مر جائیں یا افغانستان میں مسلمانوں کی ہجرت کی طرح مار کھا کر پھر جمنا کے کنارے پر اپنی قدیم کٹیا میں برج کی راگنیاں گانے والوں کی تاریخی خدمت کا کام کرے۔ اس لئے ہم اس شعبہ کے قیام پر اظہار خوشی کرتے ہیں۔ اور کارکنان شعبہ کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ

۱۔ احرار اور جمعیتہ کے دیوبندی جہاد و کشت وخون و کافر کشی عقائد رکھنے والے لوگوں کو عام مسلمانوں تک پراپگنڈا کے لئے نہ جانے دیں۔ کیونکہ ان ظالموں نے سرحدی مسلمانوں کا خون کیا ان کے باعث پنجاب میں بدامنی اور گومتی کے پانی کا سرخ رنگ ہوا ہے۔

۲۔ مسلمان عوام کو انگریز تنفر سے رنگین کرنے کی بجائے اصل اسلام سے واقف کرائیں اور قرآن ومحمد رسول اللہ کے اسلام (امن اسلام سلامتی) اور دین میں جبر نہیں کے مسائل سے واقف کرائیں۔

۳۔ ہندوؤں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور مسلمانوں میں کان فی الھند نبیاً اسود اللون اسمہ کاھنا (دیلمی) کی تشریح کرائیں

۴۔ قومیت کے لئے پراپگنڈا مسلمانوں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۸ ۱۹۳۷ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند ایکٹ آف ۱۹۱۳ء اور

دی پائنیر بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور

اور درخواست زیر دفعہ ۱۶۶ ایکٹ کمپنی ہائے ہند منجانب چوہدری چندا اس پسر چوہدری بھاگ مل آف کمالیہ ضلع لائلپور اور ایک اور شخص برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور

تمام متعلقین کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ چوہدری چرن داس پسر چوہدری بھاگ مل اور ایک اور شخص قرض خواہان کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار متذکرہ بالا کمپنی بتاریخ ۷ مئی ۱۹۳۷ء عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ ازآنجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۱۱ جون ۱۹۳۷ء کو پیش ہو۔ اس لئے بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ متذکرۃ الصدر کی مخالفت کرنا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا بذریعہ ایڈووکیٹ یا مختار مجاز حاضر ہو۔

نیز اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست مذکور کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے پر اس کی مقررہ فیس ادا کرنے کے بعد مہیا کی جائے گی۔

آج بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت عالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور جاری کیا گیا۔

(دستخط) ایچ۔ او۔ ٹیلر
اسسٹنٹ ڈپٹی رجسٹرار

(مہر عدالت)

بعدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۶۶ ۱۹۳۷ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند ایکٹ آف ۱۹۱۳ء اور

دی ڈائمنڈ جنرل انشورنس سوسائٹی لمیٹڈ لاہور

اور درخواست منجانب چوہدری بلبیر سنگھ پسر چوہدری پرھلاد سنگھ آف راولپنڈی برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور

تمام متعلقین کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ چوہدری بلبیر سنگھ پسر چوہدری پرھلاد سنگھ آف راولپنڈی قرض خواہ کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار متذکرہ بالا کمپنی بتاریخ ۲۵ فروری ۱۹۳۷ء کو عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ ازآنجا یہ ہدایت کی گئی ہے کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۱۱ جون ۱۹۳۷ء کو پیش ہو۔ اس لئے بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ متذکرۃ الصدر کی مخالفت کرنا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا بذریعہ ایڈووکیٹ یا مختار مجاز حاضر ہو۔

نیز اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست مذکور کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے پر اس کی مقررہ فیس ادا کرنے کے بعد مہیا کی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۳۷ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت عالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور جاری کیا گیا۔

(دستخط) ایچ۔ او۔ ٹیلر اسسٹنٹ ڈپٹی رجسٹرار

(مہر عدالت)

تریاق جوان

دھات، رقت، قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہوتا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش دینا اس کا کام ہے۔ مجرب و دستور العمل یہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپیہ (عہ)

نوٹ:- اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے پتہ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور ۱:- بلا فاقہ کشی و پرہیز و بلا ضرر روز انہ (۶ اونس) پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپیہ محصول ۹ر

حب نوازی ۲:- عورتوں کی جملہ امراض رحم بقاعدگی حیض ہمیشہ کا درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت کا آنا۔ رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے ازحد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۰ گولی مروق ایک روپیہ محصول ۶ر

مفرح نوازی ۳:- نہایت بیش قیمت دوا ہے کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا۔ ہمیشہ بدن چست طبیعت خوش حافظہ تیز کرنے والا۔ مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ ۴ ماشہ ہم ۲ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۶ر

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد چار تمغے یافتہ

لودہراں ضلع ملتان میں نہری رقبہ فروخت ہوتا ہے

قریباً ۲۷ کنال رقبہ نہری چاہ قبول والا واقعہ لودہراں ضلع ملتان میں جون ۱۹۳۰ء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مملوکہ و مقبوضہ ہے۔ قابل فروخت ہے۔ یہ رقبہ نہری ہے۔ اور بوجہ آبادی لودہراں کے نزدیک ہونے کے باموقعہ بھی ہے۔ یہ رقبہ آخیر مئی ۱۹۳۷ء تک فروخت کر دینے کی تجویز ہے۔ احمدی احباب اس رقبہ کے خریدار پیدا کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرایہ پر مکان دینے اور لینے والوں کو مفید مشورہ

قادیان میں بہت سے احباب ایسے ہیں جو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہاں اپنے مکانات کو کرایہ پر دینے اور کرایہ کی وصولی وغیرہ کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس وجہ سے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی طرح باہر سے آنے والے احباب کو بھی ناواقفیت کی وجہ سے کرایہ پر مکان کا انتظام کرنے میں دقت ہوتی اور بعض اوقات سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے اپنے مکانات کرایہ پر دینے والے اور لینے والے دونوں اگر جنرل سروس کمپنی قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں تو بہت زیادہ فائدہ رہیں گے۔ اور بہت سی پریشانی اور تکلیف اور نقصان سے بچ جائیں گے

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ **ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ ولیڈیز قادیان** ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

تعارف

ہومیوپیتھک علاج کی مقبولیت عام ہے جس نے ایک بار آزمایا دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے نہ ہی انجکشن کے بداثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں ہوتی دوا کا بیرونی استعمال کم ہے ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔

ایم اے چ۔ احمدی چتوڑ گڈھ میواڑ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانیٔ دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کا پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامۃ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب یہ دواخانہ عالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔

آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رض کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت توانا تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔ نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان۔

ویدک یونانی دواخانہ دہلی کا موسم گرما کے لئے بہترین تحفہ

شربت مفرح

شربتوں کا تاج

موسم گرما کا یہ بے نظیر شربت اعلیٰ درجہ کا مفرح مقوی قلب۔ خوش ذائقہ اور حدت خون کو کم کرنے والا ہے۔ دل کی گھبراہٹ اور دھڑکن کو دور کرتا ہے۔ دھوپ اور لو کا مقابلہ کرنے میں بے مثل ہے۔ ہلکے ہلکے بخار کے لئے نفع بخش ہے۔ پھوڑے۔ پھنسیوں کے لئے مفید اور سوزش پیشاب اور جلن وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ ننھے بچوں کو موسم گرما میں سبز پیلے اور دست آنے کی شکایت میں مفید ثابت ہوا ہے۔ نسوانی امراض میں بھی بہت فائدہ مند ہے۔ بچوں، بوڑھوں، جوانوں، سب کو یکساں فائدہ دیتا ہے دیگر ادویہ کے علاوہ اسمیں تازہ انگور، انار، سیب، نارنج وغیرہ کے رس بھی ڈالے گئے ہیں۔ قیمت فی بوتل عمہ

۹۰/۶/۱

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی ۲۴ مئی - ڈیسوشی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے۔ کہ شکارپور کے فساد میں اس وقت تک چار اموات واقع ہوئی ہیں۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ ہفتہ جس واقعہ کے باعث فساد ہوا۔ اسی قسم کا ایک اور واقعہ آج پھر رونما ہوا۔ آج صبح قرآن مجید کے اوراق سُرخ رومال میں بندھے ہوئے پائے گئے۔ ان اوراق کے ساتھ ایک رقعہ بھی تھا جس میں مسلمانوں کو دھمکی دی گئی تھی۔ وزیر اعظم اطلاع پاتے ہی فوراً جائے واردات پر پہنچا اور تفتیش شروع کر دی۔ آج صبح دو اور ہندوؤں پر حملہ کیا گیا۔

امرتسر ۲۴ مئی - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اتحاد پارٹی کے لیڈروں کی مداخلت سے آج چھ ہڑتالی مل کے مالک اور مزدوروں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا۔ آج سکرٹریان یونینسٹ پارٹی یہاں آئے۔ اور ہڑتالیوں کے لیڈروں اور کارخانہ دار سے ملاقات کی۔ طرفین نے شرائط مصالحت کو منظور کر لیا۔ ۳۱ مئی کو ہڑتال ختم کر دی جائے گی اس عرصہ میں فریقین کے نمائندوں پر مشتمل ایک سب کمیٹی کم از کم اجرت اور کم از کم کارکردگی کا فیصلہ کرے گی۔

امراوتی ۲۴ مئی - تحصیل ہانڈور کے ایک گاؤں سے ہندو مسلم فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یہ فساد عید میلادالنبی کے موقع پر ہوا۔ جس میں ۱۰ مسلمان اور ۱۲ ہندو زخمی ہوئے تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوؤں کو لاٹھیوں سے زخم آئے۔ اور مسلمان خشت باری سے زخمی ہوئے۔ گاؤں میں پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۲۴ مئی - آج ڈپٹی کمشنر نے شہر کی حالت کے متعلق جو اعلان شائع کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر میں امن و سکون ہے۔ اور کاروبار جاری ہے۔ متوفیوں کے پس ماندگان کے لئے ایک فنڈ کھولا گیا ہے۔

لاہور ۲۴ مئی - حکومت پنجاب نے منٹو پارک لاہور میں ۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء سے ۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء تک فنون اور مصنوعات کی ایک نمائش منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کلکتہ ۲۴ مئی - اخبار "امرت بازار پتر کا" لکھتا ہے۔ کہ مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے اپنے ایک رفیق کار وزیر کو ایک مکتوب بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسے گورنر کے حوالے کر دے مکتوب میں لکھا ہے۔ کہ پٹ سن کے کارخانوں میں ہڑتال کے سلسلہ میں گرفتار شدہ مزدوروں کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کیا جائے۔ ورنہ انہیں استعفیٰ دینا پڑے گا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ یہ صورت حالات اس لئے پیدا ہوئی ہے۔ کہ وزیر اعظم نے ہوڑہ اور ہگلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو حکم دیا تھا کہ وہ ہڑتالیوں کے خلاف مقدمات واپس لے لیں۔ مگر ان احکام کی تعمیل میں مجسٹریٹوں نے تاخیر سے کام لیا ہے۔

راولپنڈی ۲۴ مئی - اس دفعہ مسلمانان راولپنڈی نے عید میلاد النبی کا جلوس نہیں نکالا۔ چونکہ مقامی مسلمانوں کی اکثریت نے جلوس کے راستہ کی تبدیلی کے متعلق سکھ مسلم معاہدہ کی مذمت کی ہے۔ اس لئے مسلم زعماء نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہمارے لئے اس وقت دو ہی صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ قدیم راستہ سے جلوس نکال کر سول نافرمانی کی جائے۔ دوم یہ کہ آئینی ذرائع اختیار کئے جائیں۔ ان دو صورتوں میں سے آخری صورت پر عمل کیا گیا۔

ایبٹ آباد ۲۴ مئی - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہفتہ کے روز سرائے صالح ہزارہ میں فرقہ وارانہ فساد کے نتیجہ کے طور پر ایک درجن ہندو مجروح ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فساد کا آغاز جمعہ سے ہوا تھا۔ جبکہ مسلمانوں نے ہندوؤں کو ان مورتیوں کا جلوس نکالنے سے منع کر دیا تھا جنہیں وہ ایک نئے مندر میں نصب کرنے کے لئے لے جانا چاہتے تھے۔ تاکہ عید میلاد النبی میں مداخلت نہ ہو۔ اس وقت تک ۸ گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے اور مجسٹریٹی تحقیقات شروع کر دی ہے۔

راولپنڈی ۲۴ مئی - اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ ضلع بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مختلف دیہات میں رہنے والے ہندوؤں اور سکھوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے حکومت کی طرف سے سرگرم کوششیں جاری ہیں۔ چنانچہ جدید سکیم کے ماتحت علاقہ کے معزز ہندوؤں اور سکھوں میں اسلحہ تقسیم کیا جا چکا ہے۔ علاوہ ازیں دیہات میں مزید اسلحہ کی تقسیم کے احکام جاری ہو چکے ہیں۔ اسلحہ کی تقسیم کے علاوہ پولیس کی چوکیوں کو کافی مضبوط کر دیا گیا ہے۔

واشنگٹن بیچ (فلوریڈا) ۲۴ مئی - مسٹر جان ڈیوسن راک فیلر جنہیں دنیا کا متمول ترین انسان تصور کیا جاتا تھا آج ۹۷ برس کی عمر میں انتقال کر گئے ان کی زندگی کی ابتداء ایک معمولی حیثیت سے ہوئی تھی۔ لیکن قدرت نے انہیں ایک متمول ترین شخص بنا دیا۔ وہ تیل کے ایک بہت بڑے تاجر تھے۔ اس لئے لوگ انہیں "بادشاہ تیل" کے نام سے پکارا کرتے تھے

روما ۲۴ مئی - سائنیور گیاڈا نے ایک اطالوی اخبار میں مضمون شائع کرایا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اپریل کے اواخر اور مئی کے آغاز میں روس اور فرانس نے خفیہ طور پر حکومت فرانس کو اسلحہ بھجوایا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سائنیور گیاڈا کے اس مضمون کی وجہ سے ہسپانیہ کے متحارب فریقین کے درمیان عارضی صلح کے امکانات کم ہو گئے ہیں۔ حکومت برطانیہ نے ہسپانیہ کی امکانی صلح کے متعلق حکومت جرمنی سے جو استفسار کیا تھا اس کا ہمدردانہ جواب جرمنی کی طرف سے موصول ہو چکا ہے۔ اطالوی حکومت کی طرف سے کاؤنٹ گیانو کی بوڈاپسٹ سے واپسی تک اس کا جواب دیئے جانے کی کوئی امید نہیں۔

لنڈن ۲۴ مئی - جمعہ کے روز مسٹر بالڈون ملک معظم کے روبرو حاضر ہو کر اپنا استعفیٰ پیش کریں گے۔ اور ملک معظم کو مشورہ دیں گے۔ کہ مسٹر نیویل چیمبرلین کو وزیر اعظم مقرر کیا جائے۔ مسٹر بالڈون کو ارل بنا دیا جائے گا۔ سر جان سائمن مسٹر چیمبرلین کی جگہ لیں گے اور سر انسکپ ووڈ سر جان سائمن کے عہدہ پر مقرر ہوں گے۔ اسی طرح کابینہ میں اور بھی تبدیلیاں عمل میں آئیں گی۔

امرتسر ۲۴ مئی - گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ آنے ہے۔

شملہ ۲۴ مئی - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۲۱ اور ۲۲ مئی کی درمیانی رات دشمن کے لشکر نے ودانا کیمپ پر ۵۰ گولیاں برسائیں۔ مگر سرکاری فوج کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔ رزمک میں بالکل امن و سکون ہے۔ ۲۲ مئی کو قبائلی لشکر نے ایک برطانی فوج کی ایک پارٹی پر حملہ کر دیا۔ جسے واپس بلا لیا گیا۔ اس کے فوراً بعد مشین گنوں کے ساتھ حملہ آوروں پر جوابی حملہ کیا گیا۔ دشمن کو شکست کھا کر بھاگنا پڑا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دشمن کے ۱۱ آدمی ہلاک اور سرکاری فوج کے ۴ آدمی ہلاک اور ۹ مجروح ہوئے۔

لاہور ۲۴ مئی - معلوم ہوتا ہے کہ لاہور میں مجوزہ ہاؤس ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ کا اظہار کرنے کے لئے پبلک کی طرف سے ایڈمنسٹریٹر لاہور کو خطوط موصول ہوئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی